بدر: مسلمان 313 ← / 1 ہزار کفار ←

Tafseer

غزوہ بدر میں تعداد کفار کی زیادہ تھی لیکن فتح مسلمانوں کا نصیب بنی۔

(احد) مسلمان 1 ہزار + منافقین 300 لوٹ گئے بعد میں
کفار - 3 ہزار

-121

جونہی تقریر / خطبہ start ہوتی ہے۔ **غزوہ احد** کے متعلق / پس منظر

Book: تجلیات نبوت و مہر نبوت ← مولانا صفی الرحمان مبارکپوری)

کہتے ہیں:

غزوہ احد شوال 3 ہجری کو پیش آئی۔ قریش (کفار مکہ) ابھی غزوہ بدر کے انتقام کی تیاری کر رہی رہے تھے کہ مقام قردہ / قرقرہ پر ان پر اور ایک مار پڑ گئی۔ ترغیب (رغبت) و تحریص (لالچ) کیلئے سامان فراہم کرتے یہاں تک کے **3 ہزار** کا لشکر تیار ہو گیا۔ جس میں

- 300 اونٹ
- 200 گھوڑے
- 700 زرہیں تھی

(اس سے (کفار) کا غصہ بھڑک اٹھا اور انہوں نے تیاری تیز کردی۔ دفعتاً کا انہوں بھرتی کا دروازہ کھول دیا مختلف لشکری اور اس طرح کے لوگوں کو بھرتی کرلیا۔)

اس لشکر کے ساتھ کئی عورتیں بھی تھی جن کا کام (جنگ کیلئے) ابھارنا اور جوش و بہادری کی روح پھونکنا تھا۔ اس کا سپہ سالار ابوسفیان تھا۔ اور علمبردار بنی عبدالدار (جن کے پاس جھنڈا ہے) → قریش میں کفار کا یہ رواج تھا

جمعہ کا دن۔

مدینہ کے اطراف پہاڑ ہے شہر سے باہر جبل عینین اور احد قریب وادی قناعت [illegible]

رئیس المنافقین ← عبداللہ بن ابی ← آپؐ کی رائے سے favour کی -

[← راس سے ← سردار ← جسم کا سر ہے -

جمع کا دن تھا۔ شوال 3 ہجری کی 6 تاریخ تھی - آپؐ کو لشکر کی آمد سے ایک ہفتہ پہلے خبر ہو گئی تھی - آپؐ نے فوجی طلایہ گردی (حفاظتی دستے) کا انتظام کر لیا تھا - ← آپؐ کے مطابق مسلمان مدینہ کے اندر قلعہ بند ہو جائیں

* آپؐ نے رائے دی کہ مرد گلی کے کارنر پر لڑے اور عورتیں گھروں کی چھتوں سے۔ عبداللہ بن ابی نے اس بات کی favour کی - لیکن جوانوں نے جوش کا مظاہرہ کیا اور باہر (کھلی جگہ) لڑنے کا کہا - پھر آپؐ نے 3 (لشکر کے) دستے بنائے -

1. مہاجرین کا ← علمبردار ← مصعب بن عمیرؓ
2. قبیلہ اوس کا ← " ← اسید بن حفیرؓ
3. قبیلہ خزرج ← " ← حضرت حباب بن منذرؓ

* عصر کی نماز کے بعد آپؐ نے جبلہ احد کا رخ کیا اور مقام شیخان پر پہنچ کر لشکر کا معائنہ کیا جو چھوٹے تھے انہیں واپس کر دیا البتہ رافع بن خفیرؓ کو چھوٹے ہونے کے باوجود اجازت دے دی گئی کیونکہ وہ تیر چلانے کے ماہر تھے۔ اس پر سمرہ بن جندبؓ نے کہا میں رافع سے زیادہ طاقتور ہوں اسے پچھاڑ سکتا ہوں (شکست دے سکتا ہوں)۔ آپؐ نے دونوں میں کشتی کروائی اور واقعی سمرہ نے رافع کو پچھاڑ دیا لیکن سمرہؓ کو بھی اجازت مل گئی۔ اسی مقام (شیخان) پر ہی آپؐ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھی۔ وہیں رات گزاری لشکر کی حفاظت کیلئے 50 پہرے دار مقرر کیے پھر آخری پہر رات میں فجر کی نماز سے پہلے کوچ (چل پڑے) کر دیا اور شوط نامی جگہ پر فجر کی نماز پڑھی - یہاں عبداللہ بن ابی نے بغاوت کی اپنے 300 ساتھیوں کو لیکر واپس پلٹ گیا اس کی وجہ سے بنوسلمہ اور بنوحارثہ میں بھی کمزوری (ضعف) کی لہر دوڑ گئی اور قریب تھا کہ یہ دونوں گروہ بھی

Scanned with CamScanner

پلٹ جاتے لیکن اللہ نے انہیں ثابت قدم رکھا۔ مسلمانوں کی
تعداد پہلے 1 ہزار تھی اب 700 باقی بچے۔ اسی لشکر کو لیکر
رسول اللہ ﷺ نے دشمن کو مغرب کی سمت چھوڑتے ہوئے ایک مختصر
راستے کی جانب سے اُحد کی طرف پیش قدمی کی۔ پھر احد کی
گھاٹی کی طرف نزول فرمایا۔ اس طرح دشمن مسلمانوں اور
مدینہ کے درمیان حائل ہو گیا۔ پھر بھی آپ ﷺ نے لشکر کو مرتب
(ترتیب) فرمایا۔ عبداللہ بن جبیرؓ انصاری کی کمان میں
جبل عنین پر (جو بعد میں جبل رماۃ کے نام سے معروف ہوا)
50 تیرانداز مقرر فرمائے اور انہیں حکم دیا کہ سواروں کو
تیر مار کر دور رکھے۔ مسلمانوں کی پشت کی حفاظت رکھے۔
اور انہیں تاکید کی کہ جب تک آپ ﷺ کا حکم نہ آئے اپنی جگہ
نہ چھوڑے خواہ مسلمان فتح یاب ہو یا شکست کھائے۔
اِدھر مشرکین نے بھی اپنے لشکر کو مرتب کیا میدان جنگ
کی طرف پیش قدمی کی۔ عورتیں صفوں میں گھوم گھوم کر لوگوں
کو جوش اور غیرت دلا رہی تھی شعر پڑھتے ہوئے
پھر دونوں لشکر آمنے سامنے آ گئے۔ (3)

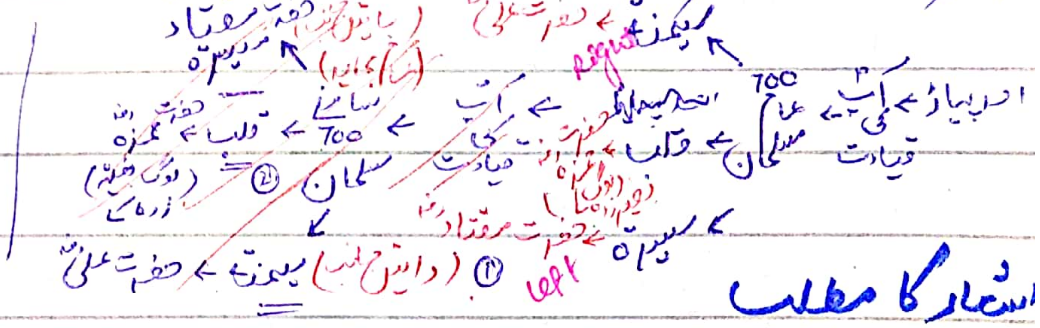

اشعار کا مطلب

اگر پیش قدمی کرو گے تم تو ہم گلے لگائیں گی اور قالینیں بچھائیں گی۔
اور اگر پیچھے ہٹو گے تو ہم روٹھ کر علیحدہ ہو جائیں گی۔
علمبرداروں کو کہہ رہی تھیں کہ خوب وار کرو جھنڈا گرنا نہیں چاہیے۔

برزت سے کھل کر آمنے سامنے آجانا ۔

* مبارزت اور قتال سے بالکل آمنے سامنے آگئے اور قتل

دونوں لشکر آمنے سامنے ہو گئے ۔ مشرکین کا علمبردار اور ~~مسلمانوں کا علمبردار~~ +

طلحہ بن ابی طلحہ عبدداری → قریش کا سب سے بہادر انسان

آمنے سامنے آنے پر نمودار ہوئے ۔ ← وہ اونٹ پر سوار تھے اور

انہوں نے دعوت مبارزت دی ۔ جواباً میں حضرت زبیر بن عوام رضی

آگے بڑھے ۔ تیر کی طرح جست لگا کر اونٹ پر جا چڑھے ۔ یعنی

اس شخص پر پھر اس پر گرفت کر کے زمین پر کود گئے اور تلوار سے

ذبح کر دیا ۔ اس پر آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور مسلمانوں نے

بھی ۔ پھر اس طرح ہر طرف جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے ۔

خالد بن ولید نے جو اس وقت مشرکین کے جرنیل (کمانڈر / سپہ سالار) تھے second journale سے

3 دفعہ کوشش کی کہ مسلمانوں کی پشت پر جا پہنچیں لیکن مسلمانوں

کے تیر اندازوں نے تیر برسا کر مشکل کر دیا ۔ اور اسے واپس کر دیا ۔

full focus مسلمانوں کے تیر اندازوں نے مشرکین کے علمبرداروں پر

رکھا ۔ بنی عبد دار کے ٹولی 11 اشخاص تھے جو جھنڈا اٹھا رہے

تھے مسلمانوں نے باری باری سب پر قبضہ کر کے ختم کر دیا اور ان کا

جھنڈا سنبھالنے والے علمبردار گئے اور جھنڈا گر گیا ۔ پھر مسلمانوں

نے ہر طرف دھاوا بول دیا ۔ اور صفیں صاف کر دیں ۔

ابو دجانہ + حضرت حمزہ رضی نے بہت سے کارنامے سر انجام

دیے ۔

اس سب معرکوں کے درمیان **اللہ کے شیر حضرت حمزہ رضی**

عبدالمطلب شہید کر دیے گئے اپنے وحشی بن حرب نے

قتل کر دیا ۔ یہ حبشی غلام تھا جو نیزہ پھینکنے میں ماہر تھا ۔

اسکو کہا جبیر بن مطعم نے وعدہ کیا تھا کہ حضرت حمزہ رضی

کو قتل کر دے اور وہ اسکو آزاد کر دے گا ۔ حضرت حمزہ رضی نے

اسکا بھتیجا طعیمہ بن عدی کو غزوہ بدر میں قتل کیا تھا۔ چنانچہ
وحشی ایک چٹان ~~میں~~ کی اوٹ میں چھپ کر حضرت حمزہؓ کے لئے
بیٹھ گیا۔ حضرت حمزہؓ مشرکین کے ایک آدمی سباب بن الفقع کو
سر قلم کر رہے تھے۔ کہ وحشی نے انکی طرف نیزہ رکھ کر اچھال دیا اور وہ
غافل تھے نیزہ ان کی ناف پر لگا۔ نیزہ انکے دونوں پاؤں کے درمیان
سے نکل گیا وہ گر گئے اور دوبارہ کھڑے نہ ہو سکے اور اسی حال میں شہید ہو گئے۔

مشرکین بھاگ کھڑے ہوئے وہ عورتیں جو جوش دلا رہی تھیں وہ
بھی بھاگ نکلیں مسلمانوں نے انکو پکڑ لیا اور جادھا بھی رہے تھے
اور مال غنیمت بھی اکٹھا کر رہے تھے۔ کہ عین موقع پر
مسلمانوں کے تیر اندازوں نے غلطی کی جو انکو وہاں کھڑے رہنے
کا کہا گیا تھا یہ غنیمت کے چکر میں 40 آدمی پہاڑ سے نیچے اتر
گئے۔

← خالد بن ولید نے اس موقع کو غنیمت جان کر جو پہاڑ پر 10 آدمی
رہ گئے تھے انکا صفایا کر دیا۔ انکو شہید کر دیا۔ پھر پہاڑ کی پشت
سے آکر مسلمانوں کو نرغے میں لے لیا گئے یعنی گھیراؤ کرنا
شروع کر دیا۔ انکے سواروں نے ایک نعرہ بلند کیا جس سے دوسرے مشرکین
بھی پسپا ہو کر پلٹ پڑے اور انکی عورتوں میں سے ایک
عورت نے نیچے سے جھنڈا اٹھا دیا۔ پھر کیا تھا وہ بکھرے ہوئے
مشرکین مسلمانوں کے گرد سمٹ آئے اور مسلمان چکی کے دو
پاٹ ~~بن کر رہ گئے~~۔ کے درمیان آگئے۔

← آپ ﷺ پر مشرکین کا حملہ + آپ ﷺ کے قتل کی افواہ

اس وقت رسول ﷺ پیچھے تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ
7 انصار اور 2 مہاجر تھے۔ یہ وہ وقت تھا کہ جب
آپ ﷺ نے پہاڑ کے پیچھے سے خالد کے سواروں کو نمودار ہوتے

Scanned with CamScanner

دیکھا تو انتہائی بلند آواز سے پکارا کہ اللہ کے بندو میری طرف آؤ۔ لیکن اس آواز کو مشرکین کے ایک دستے نے جو پیچھے سے آ رہا تھا مسلمانوں سے پہلے سن لیا اور اس آواز کا رخ کیا۔ اور آپؐ پر تمام طور حملہ شروع کر دیے۔ اور انکی کوشش تھی کہ مسلمانوں کے آنے سے پہلے آپؐ کو ختم کر دیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا۔

"کون ہے جو انکو ہم سے دفع کرے اور اس کیلئے جنت ہے"۔ "وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔"

اس پر ایک انصاری نے آگے بڑھ کر انکو پیچھے کیا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ اسکے بعد مشرکین نے پھر حملہ کیا پھر یہ لوگ قریب آگئے۔ اور آپؐ نے پھر یہی فرمایا۔ پھر ایک صحابی آگے آئے۔ پھر مشرکین نے حملہ کیا۔ پھر یہی کہا پھر ایک صحابی آگے آئے اور لڑتے شہید ہو گئے۔ یہاں تک کہ ساتوں انصاری صحابی شہید ہو گئے اب آپؐ کے پاس دو قریشی مہاجر بچے تھے۔ ایک طلحہ بن عبید اللہؓ اور دوسرے سعد بن ابی وقاصؓ۔ چنانچہ اب مشرکین نے اپنا حملہ آپؐ پر مرکوز کر دیا۔ یہاں تک کہ آپؐ کو ایک پتھر لگ گیا آپؐ پہلو کے بل گر گئے اور آپؐ کا نچلا داہنا رباعی دانت ٹوٹ گیا اور نچلا ہونٹ زخمی ہو گیا۔ جو سر پر لوہے کی خود سر پہ پہنی تھی وہ ٹوٹ گئی جس سے سر + پیشانی پر چوٹ آئی۔ آنکھ سے نیچے کی ابھری ہوئی ہڈی پر تلوار کی ضرب لگی۔ جس سے خود کی دو کڑیاں اندر کو دھنس گئیں۔ کندھے پر

(دیکھیے اگلا صفحہ)

بھی تلوار کی ایک سخت ضرب لگی جس سے تکلیف ایک ماہ
سے زیادہ عرصے تک محسوس ہوتی رہی۔ البتہ آپ نے ڈبل
زرہ پہن رکھی تھی تو وہ کٹ نہ سکی۔ یہ سب اس کے
باوجود پیش آگیا کہ دو قریشی مہاجر جان پر کھیل کر آپ
کا دفاع کر رہے تھے۔

چنانچہ حضرت سعد بن ابی وقاص سے اس طرح تیر چلاتے
کہ آپ نے اپنے ترکش کے تیر انکی طرف بکھیرتے ہوئے کہا۔
"چلاؤ تم پر میرے ماں باپ فدا ہوں"

طلحہ بن عبید اللہ نے تنہا پچھلے سب لوگوں کے برابر لڑائی لڑی
بیان کیا کہ انکو 35 یا 39 زخم آئے۔ اپنے ہاتھ پر
تلوار روک کر نبی کریم ﷺ کو بچایا جس سے انکی انگلیاں زخمی ہو کر
شل ہو گئیں۔ انکی انگلیاں شہید ہو گئیں اور انکے منہ سے
حس کی آواز نکلی۔
آپ نے فرمایا
"اگر تم بسم اللہ کہتے تو فرشتے تم کو اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے
رہتے۔"

اتنے میں حضرت جبرائیل + حضرت میکائیل آسمان سے اترے
اور آپ کی طرف سے سخت لڑائی کی۔ تو مسلمان بھی پلٹ
کر آپ کی طرف آگئے اور سخت دفاع کیا۔
سب سے پہلے پلٹ کر آنے والے حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔
اور انکا ساتھ ابو عبیدہ بن جراح بھی تھے۔
حضرت ابوبکر صدیقؓ چاہتے تھے کہ آگے بڑھ کر خود کی کڑی نکال
دیں آپ کے چہرے میں سے۔ خود - لوہے کا لباس۔
لیکن ابو عبیدہؓ نے خود دانت سے پکڑ کے کڑی نکالی جن سے
انکے آگے کا دانت گر گیا آپ کا۔ اس کے بعد

دوسری کڑی نکالی تو دوسرا دانت بھی گر گیا۔ اس کے بعد دونوں نے مل کر حضرت ابوبکرؓ + ابو عبیدہؓ نے طلحہ بن عبید اللہ کو سنبھالا۔

عام حالت میں ہمیں اگر صرف دانت کا درد ہو تو ہم رات سو نہیں پاتے اور آپؐ کو اتنے زخم آئے ہیں دو مبارک دانت شہید ہوئے ہیں خون بہہ رہا ہے اور طلحہ بن عبید اللہ کی پرواہ کہ کوئی انکو سنبھالے۔

پھر آپؐ کے پاس ابودجانہؓ، حفصہ بن عمیرؓ، عمر بن خطابؓ، علی بن طالبؓ وغیرہ بھی آ پہنچے۔

ادھر مشرکین کی تعداد کے ساتھ حملے میں بھی سخت ہوتے گئے۔

لیکن مسلمانوں نے نادرہ روزگار کے ساتھ مقابلہ کیا۔ یعنی بڑی بہادری کے ساتھ۔ کوئی تیر چلا رہا۔ کوئی لڑ رہا۔ کوئی اپنے جسم پر تیروں کو سہہ رہا۔

جھنڈا۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کے پاس تھا (غزوہ احد)

مشرکین نے انکے دائیں ہاتھ پر اتنا زور سے حملہ کیا کہ انکا دایاں ہاتھ کٹ گیا اور انہوں نے جھنڈا بائیں میں پکڑ لیا۔ مشرکین نے اس کو بھی کاٹ دیا۔ پھر انہوں نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر گردن اور سینے سے پکڑے رکھا۔ اٹھائے رکھا۔

اور اس حالت میں شہید ہوگئے اور انکا قاتل عبداللہ بن کماہ تھا۔

حضرت مصعب بن عمیرؓ کیونکہ آپؐ کے ہم شکل تھے اس لیے عبداللہ بن کماہ نے واپس پلٹ کر چیخ کر کہا کہ محمد قتل ہوگیا۔ یہ خبر تیزی سے پھیل گئی۔

جس سے مشرکین کا دباؤ/ Focus کم ہوگیا کیونکہ انکے مطابق انکا اصل مقصد پورا ہوگیا۔

(گھراؤ)

← نرغے میں آنے کے بعد عام مسلمانوں کا حال

جب ہر طرف سے مسلمانوں نے خود کو گھیراؤ میں دیکھا تو اتھل پتھل بدنظمی کا شکار ہو گئے اور مسلمان کوئی فیصلہ نہ کر سکے زور نہ لگا سکے۔

چنانچہ بعض نے جمود کی طرف راہ لی اور مدینہ جا پہنچے۔

بعض نے احد پہاڑ کی گھاٹی کی طرف راہ لی اور کیمپ میں پہنچ گئے۔

بعض نے آپ ﷺ کی طرف راہ لی اور آپ ﷺ کا دفاع کیا۔

جبکہ اکثر مسلمانوں نے گھیراؤ میں رہ کر مشرکین سے لڑتے رہے۔ ڈٹے رہے لیکن چونکہ کوئی شخص اجتماعی طور پر انکو منظم نہیں کر رہا تھا اس لیے انکی صفوں میں انتشار + بدنظمی غالب رہی۔

← پہلی صف پلٹی دوسری پر گری یہاں تک آخری صف تک گر گئی اور **حضرت حذیفہؓ کے والد یمان خود مسلمانوں کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔** اور کہتے ہیں کہ حضرت حذیفہؓ بار بار کہہ رہے تھے کہ مسلمانوں یہ میرے والد ہیں یمان لیکن مسلمانوں کو کہاں ہوش تھا۔

← پھر آپ ﷺ کی شہادت کی جھوٹی خبر سن کر مسلمانوں کا رہا سہا ہوش بھی جاتا رہا۔ انکا جوش سرد پڑ گیا۔ وہ ٹوٹ کر رہ گئے اور لڑائی بند چھوڑ دی۔ جبکہ کچھ لوگوں کو جوش آیا انہوں نے کہا کہ اٹھو اور اسی مقصد کے لیے جان دے دو جس کے لیے آپ ﷺ نے دی۔

← **مسلمان ان حالات کہ اچانک کعب بن مالکؓ نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا۔** اور لگے نہیں (آپ مسلمانوں کی طرف سے درمیان تھے) نکلنے کی راہ بنا رہے تھے۔ اور دو آنکھوں سے دیکھ کر آپ ﷺ کو پہچانا کیونکہ چہرہ مبارک چھپا ہوا تھا۔ انہوں نے خوش ہو کر بلند آواز کیا۔

وہ مسلمانوں خوش ہو جاؤ یہ ہیں اللہ کے رسول ﷺ! جس سے مسلمانوں نے آپ ﷺ کی طرف لوٹنا شروع کیا۔ رفتہ رفتہ 30 صحابہ آپ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے۔ مشرکین نے راہ روکنے کی بہت کوشش کی اور اسی کوشش کے

میں ایک دو آدمی کام بھی آ گئے یعنی سارے گئے۔ اس حکیمانہ تدبیر سے
مسلمانوں کو نجات تو مل گئی۔ لیکن تیر اندازوں نے جو غلطی اور آپؐ
کی نافرمانی کی اس کی بھاری قیمت ادا کی۔ بڑی اہم گھاٹی میں۔
مسلمان نرغے سے نکل کرنے کے بعد گھاٹی میں قرار پذیر ہو چکے تھے۔
گھاٹی (نیچے کا علاقہ پہاڑ کا) تو ان میں اور مشرکین میں
بعض ایکی جھڑپیں ہوتی لیکن مشرکین کی حملہ کرنے کی ہمت نہ
ہوئی اور وہ گھاٹی میدان میں تھوڑی دیر رہے

← مشرکین لاشوں کا مثلہ کرتے رہے۔ ان کی بے حرمتی
کرتے رہے۔ اذیت پہنچاتے رہے
ہند بن عتبہ نے حضرت حمزہؓ کا پیٹ چاک کر کے کلیجہ نکالا اسکو
چبایا لیکن نگل نہ سکی اور پھینک دیا۔
کان، ناک وغیرہ کے ہار بنائے (پازیب) اور اسکو پہن لیا

← ابی بن خلف نے بڑے دعوے کے ساتھ جنگ کا اعلان
اور آپؐ کی گھاٹی کی طرف نکلا آپ کے قتل کا تہیہ کیا / دعوہ کیا۔
← لیکن آپؐ نے خود اور حلق کے پاس (زرہ کے درمیان) نیزے سے ایسی ضرب
لگائی کہ وہ ابی بن خلف خود گھوڑے کی طرح
لڑھک لڑھک گیا اور بیل کی طرح چنگھاڑتا مشرکین کے پاس پلٹا
اور واپس مکہ کے لیے (سرف) مقام کے قریب پہنچ کر مر گیا۔

← اسکے بعد قریش کے کچھ آدمی آئے ان کی قیادت ابو سفیان + خالد بن
ولید کر رہے تھے یہ پہاڑ کے بعض اطراف میں چڑھ گئے۔
حضرت عمر بن خطابؓ + مہاجرین کی ایک جماعت نے ان سے لڑ کر
پہاڑ سے نیچے اتار دیا۔ (پہلی رات)
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے ایک تیر مار کر ایک آدمی قتل کیا۔ (دوسری رات)

مشرکین کے مقتولین کی تعداد 22 یا 37 ہے۔
جبکہ مسلمانوں کے 70 شہید - 41 خزرج کے، 24 اوس کے
4 مہاجرین کے۔

۲ ابوسفیان + خالد بن ولید نے آخر یہ ناکام کوشش کے بعد مکہ
واپسی کی تیاری شروع کر دی۔

آپؐ ادھر جب گھاٹی کے اندر تشریف لے گئے تو حضرت علیؓ مہراس سے (احد کے اندر ایک چشمہ) پانی پینے کے لیے لے آئے۔
آپؐ نے قدرے ناگوار بُو محسوس کی اس لیے پیا تو نہیں لیکن اس سے منہ دھو لیا۔ اور زخم پر ڈال لیا۔ مگر اس کے سبب زخم سے خون بہنے لگا۔ چنانچہ حضرت فاطمہؓ نے چٹائی کا ایک ٹکڑا جلا کر اس پر راکھ چپکا دی اور خون تھم گیا۔

> محمد بن مسلمہؓ خوش ذائقہ پانی لے آئے جسے پی کر آپؐ نے انکو ~~دعا~~ دعائے خیر دی۔

> زخم کے سبب آپؐ نے ظہر کی نماز بیٹھ کر پڑھی۔ اور صحابہ نے بھی آپؐ کے پیچھے بیٹھ کر نماز ادا کی۔ اسی اثناء میں مہاجرین + انصار کی کچھ عورتیں آ پہنچی۔ جو مدینہ میں جا رہی تھیں۔

> جن میں حضرت عائشہؓ، ام سلیمؓ، ام سلیطؓ بھی تھیں۔
یہ پانی کے مشکیزے ڈھوتی اور سپاہیوں کو پلاتی۔

> **خاتونِ احد — حضرت عمارہؓ** — کہ آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا کہ میں دائیں بائیں دیکھتا تو عمارہؓ کو پاتا، بائیں دیکھتا تو عمارہؓ کو پاتا۔ یعنی سپاہیوں کی مرہم پٹی انکی ہمراہ پانی پلانے کا کام کریں میں دلجمعی سے۔

گفتگو + قرارداد

جب مشرکین واپسی کیلئے پورے تیار ہو چکے تو ابوسفیان پہاڑ جبلِ احد پر چڑھ کر اونچا بولا کیا تم میں محمدؐ ہیں؟ کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے دوبارہ کہا کیا تم میں ابو قحافہ کے بیٹے ابوبکرؓ ہیں؟ پھر کسی نے جواب نہ دیا۔ اس نے دوبارہ کہا کیا عمر بن خطابؓ تم میں ہیں؟ کسی نے پھر کوئی جواب نہ دیا ~~انہوں نے~~ صحابہ کو

آپ نے جواب دینے سے منع کر دیا تھا۔

منع کرنے کی حکمت ← کیونکہ پہلے دشمن دور تھا لیکن اب آپ کی شہادت کا سن کر سمجھ بیٹھے تھے اگر پھر پتہ چل گیا تو دوبارہ چڑھ جائیں گے۔ یہ حکمت تھی اس پہ منع کیا۔

← ابوسفیان نے پھر کہا چلو اب ان تینوں سے تو فرصت ہوئی یہ سن کر حضرت عمرؓ بے قابو ہو گئے۔

وہ بولے۔ "او اللہ کے دشمن جن کا تو نے نام لیا ہے وہ سب زندہ ہیں اور ابھی اللہ نے تیری رسوائی کا سامان دکھانا ہے"!

← ابوسفیان نے کہا

کہ تمہارے مقتولین کا مثلہ ہوا ہے اور نہ میں نے حکم دیا تھا نہ برا منایا ہے۔ پھر اس نے نعرہ لگایا اُعْلُ ہُبَل (ہبل بلند ہو)۔

آپ نے صحابہ کو جواب ~~بتایا~~ سکھایا۔ اللہ اعلیٰ و اجل ہے۔

پھر ابوسفیان نے نعرہ لگایا۔ کہ ہمارے عزیٰ ہے اور تمہارے لیے عزیٰ نہیں۔

آپ نے جواب سکھایا۔ اللہ ہمارا مولیٰ اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں۔

← پھر ابوسفیان نے کہا

تمہارا دن آج کا دن ہمارا ہے۔ آج کا دن بدر کا ہے اور لڑائی ڈول ہے (کبھی وہ کسی کے ہاتھ میں کبھی کسی کے)

← حضرت عمرؓ نے کہا برابر نہیں ہمارے مقتولین جنتی ہیں اور تمہارے مقتولین جہنمی ہیں۔

← ابوسفیان نے کہا تم لوگ ایسا ہی سمجھتے ہو۔ اگر ایسا ہو تو ہم ناکام نامراد رہے۔

← ابوسفیان نے حضرت عمرؓ کو بلایا اور کہا **عمر میں اللہ کا واسطہ**

دے کر پوچھتا ہوں کیا ہم نے محمد ﷺ کو قتل کر دیا ہے؟
حضرت عمرؓ نے کہا واللہ نہیں اور اس وقت تمہاری باتیں سن رہے ہیں۔
ابوسفیان نے کہا عمر تم میرے نزدیک (ابن قمیہ) عبداللہ سے زیادہ سچے اور راستباز ہو۔ اسکے بعد ابوسفیان نے پکارا آئندہ سال پھر بدر میں لڑنے کا ارادہ ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا
"کہہ دو ٹھیک ہے اب یہ بات ہمارے تمہارے درمیان طے رہی"۔

مشرکین کی واپسی + مسلمانوں کی طرف سے شہیدوں کی واپسی جمع گیری۔

ابوسفیان واپس آ گیا۔ اور مشرکین نے کوچ کی تیاری کی۔ وہ اونٹوں پر سوار تھے اور گھوڑوں میں گھوڑے کر رکھے تھے اسکا مطلب انکا ارادہ مکہ کا تھا۔ یہ مسلمانوں پر اللہ کا فضل تھا کہ مشرکین اور مدینہ کے درمیان کوئی نہ تھا اور انکو کوئی نہ روک سکتا تھا مدینہ جانے سے اور بچے کچھے مسلمانوں کو نقصان پہنچانے سے۔ لیکن اللہ نے ان کے دل + دماغ کے درمیان حائل ہو کر انکا وہ ارادہ بدل دیا۔

اب مسلمان شہیدوں زخمیوں کی کھوج لگانے میدان میں اترے
بعض لوگوں نے بعض شہیدوں کو مدینہ منتقل کر دیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ان لوگوں کو انکی شہادت گاہوں میں واپس لایا جائے۔
سارے شہیدوں کو غسل + نماز کے بغیر انکے کپڑوں میں ہی دفن کر دیا جائے۔ آپ ﷺ نے دو دو، تین تین شہیدوں کو ایک ہی قبر کے اندر دفن کیا اور بعض دفعہ دو دو شہیدوں کو ایک ہی کپڑے کے اندر دفن کیا۔

Scanned with CamScanner

اور درمیان میں اذخر گھاس ڈال دی اور لحد میں اس شخص کو آگے کیا۔ جسکو قرآن زیادہ یاد تھا۔ اور فرمایا۔

"میں اِن لوگوں کے بارے میں آخرت میں گواہی دوں گا۔"

← قرآن - انسان کو ہر حال میں ہر جگہ میں فوقیت دلواتا ہے۔

← لوگوں نے حضرت حنظلہ بن ابو عامرؓ کی لاش اس حالت میں پائی کہ زمین سے اوپر اور اس میں سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا فرشتے انہیں غسل دے رہے ہیں۔ واقعہ یہ تھا کہ ابھی نئی نئی شادی ہوئی تھی اور وہ بیوی کے ساتھ مصروف تھے کہ اچانک جنگ کیلئے جانا پڑ گیا۔

غسیل الملائکہ ـــ حالت جنابت میں شہید

← **حضرت حمزہؓ کو اتنی چھوٹی چادر میں کفنایا گیا** کہ اگر پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر کھل جاتا اگر سر ڈھانپا جاتا تو پاؤں کھل جاتے۔ اگرچہ پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دی گئی۔ یہی صورت حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ساتھ پیش آئی۔

جائے مدینہ + اندرونِ مدینہ ← جب آپؐ شہیدوں کے دفن اور دعائے مغفرت سے فارغ ہو چکے تو مدینے کا رُخ کیا۔ راستے میں کچھ عورتیں ملیں جنکے رشتہ دار شہید ہو گئے تھے آپؐ نے انکو تسلی دی اور دعا فرمائی۔ **بنو دینار کی ایک عورت آئی جسکا شوہر + بھائی + باپ شہید ہو گئے تھے۔** تو وہ کہنے لگی رسول اللہؐ کا کیا ہوا۔ انکو بتایا گیا کہ جیسا آپ چاہتی ہیں الحمد اللہ وہ ویسے ہی ہیں۔ کہنے لگی

Scanned with CamScanner

ذرا مجھے انکو دکھلا دو۔ لوگوں نے انکو اشارہ سے بتایا۔ تو
آپؐ کو دیکھ کر بولیں انہیں: کل مصیبۃ بعدک جلل
کہ "آپؐ کے بعد تمام مصیبتیں ہیچ ہیں"۔
تینوں قریبی رشتہ داروں کی شہادت کی خبر سن کر بھی کہا (دل میں) کہ آپؐ کی خیر ہے۔ اگر آپؐ ٹھیک ہیں تو باقی سب مصیبتیں بغیر اہمیت کے ہیں۔

← مدینہ پہنچ کر مسلمانوں نے ہنگامی حالت میں رات گزاری

انکو نقصان، صدمہ اور غم نے چور چور کر دیا تھا مسلمانوں کو، لیکن وہ آپؐ + مدینہ کی حفاظت پر مستعد رہے۔
ادھر آپؐ نے محسوس کیا کہ دشمن کی نقل و حرکت پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ تاکہ اگر وہ مدینہ واپس آنے کی کوشش کریں تو کھلا میدان نہ پائیں، دو دو ہاتھ ہو جائیں۔

← غزوہ حمراء الاسد

چنانچہ صبح ہوئی تو آپؐ نے اعلان فرمایا کہ دشمن سے مقابلہ کیلئے چلنا ہے اور وہی شخص جا سکتا ہے جو معرکہ احد میں موجود تھا۔ لوگوں نے کیا کیا —

سمعنا واطعنا

باقی کو کیوں منع کیا؟ ← کیونکہ جب ایسے لوگ مشکل وقت میں ضرورت تھی تو نہ تھے اب آ کر شہیدوں کا خون نہ رنگائیں آکر۔
اور وہ صحابہ جنکے اپنے شہید ہو گئے اور زخموں سے چور ہیں لیکن آپؐ کا اعلان سن کر سر تسلیم خم کیا۔
صحابہ کا جواب ← "کہ ہم نے بات سنی اور مانی"

درمیانی فاصلہ مشرکین + مسلمان کا — 36 − 8 = 28

چنانچہ وہ لوگ بل پر اور مدینہ سے 8 میل دور حمراء الاسد پڑاؤ کر پڑاؤ ڈال دیا۔ ادھر مشرکین نے مدینہ سے 36 میل دور مقام روحاء پہنچ کر پڑاؤ ڈالا۔ اور وہاں مدینہ پلٹنے کیلئے مشورہ شروع کیا اور انکو افسوس تھا کہ ایک بہترین موقع ہاتھ سے جانے دیا۔

معبد بن ابی معبد خزاعی ۔ آپ کے خیر خواہوں میں سے

آپ کے پاس آیا اور احد کے واقعہ پر تعزیت کی۔ آپ نے فرمایا کہ وہ ابوسفیان سے ملا اور اسکی حوصلہ شکنی کرے۔ معبد روحاء پہنچا اسوقت مشرکین مدینہ واپسی کا فیصلہ کر چکے تھے۔ معبد نے انکو بری طرح ڈرا دیا کہ "محمد ایسی جمعیت لے کر نکلے ہیں کہ میں نے ویسی جمعیت نہیں دیکھی۔ سارے لوگ تمہارے بارے میں غصے سے کباب ہوئے جا رہے ہیں۔ اور تم پر اسقدر بھڑکے ہوئے ہیں کہ میں نے ایسی مثال نہیں دیکھی۔ بہتر ہے تم ذرا کوچ کرنے سے پہلے اس لشکر کا ہراول دستہ اس ٹیلے کے پیچھے سے نمودار ہوتا ہوا دیکھ لو۔" یعنی آنے والے ہیں۔ یہ سن کر انکے لشکر کے حوصلے پست ہو گئے۔ عزائم ڈھیلے پڑ گئے۔ چنانچہ ابوسفیان نے صرف جوابی جنگ پر اکتفا کیا۔ اور ایک قافلہ کو تکلیف دی کہ وہ مسلمانوں سے کہے کہ

"لوگ تمہارے خلاف جمع ہیں ان سے ڈرو تاکہ وہ ڈر کر بیٹھ رہیں تعاقب نہ کریں" ایک قافلہ کو کہا کہ ہمارا یہ پیغام دے کر دو۔

ابوسفیان نے بھی ایک تدبیر چلی اور خود مکہ کو کوچ کر گیا۔ مسلمانوں پر یہ دھمکی ذرا بھی کارآمد ثابت نہ ہوئی۔ اس دھمکی نے مسلمانوں کا ایمان اور بڑھا دیا۔ اور کہا ہمارے لیے اللہ کافی ہے۔ اور وہ لوگ **اللہ کی امان سے**